Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۹۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۳/۲۸ | ۱۳ رجب ۱۳۹۴ھ ٭ ۳ ظہور ۱۳۵۳ہش ٭ ۳ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۸ |
|---|---|---|

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

# ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین خیر المرسلین شفیع المذنبین ہیں

## تمام سچّائیاں قرآن کریم اور احادیث نبوی میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے

"لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَکُتُبِہٖ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰثَرْنَا الْقُرْاٰنَ کِتَابًا وَّمُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَلَا نَدَّعِی النُّبُوَّۃَ وَلَا نَدَّعِیْ نَسْخَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَشْھَدُ اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَخَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ وَنَشْھَدُ اَنَّ الْحَقَّ کُلَّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ وَحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ فِی النَّارِ وَاِنَّا مُسْلِمُوْنَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِنَا عَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا رَبِّنَا وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔" (انوار الاسلام ص ۳۴)

ترجمہ:۔ کوئی معبود حقیقی موجود نہیں مگر خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے فرشتوں، رسولوں، کتابوں، جنّت و دوزخ اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو اپنی کتاب کے طور پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے طور پر اختیار کر لیا ہے۔ ہم آپ کے بعد نہ تو حقیقی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نسخ القرآن کے مدّعی ہیں۔ اور ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین، خیر المرسلین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور ہم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ تمام سچّائیاں قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے۔ ہم اسی پر توکّل کرتے ہیں اور اسی کی طرف جھکتے ہیں اور تمام تعریفیں اوّل و آخر اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں۔ وہ ہمارا اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ٭

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ٭

ربوہ ۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل بتاریخ ۲ ظہور (۲ اگست) مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر کرتے ہوئے وضاحت فرمایا کہ سورۃ فاتحہ میں ایک حقیقت یہ بیان کی گئی ہے کہ انسان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی پیروی کرے کیونکہ انسان حقیقی عبد بنتا ہی اس وقت ہے جب اُس پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھانے کے لئے ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ (باقی صفحہ ۸ پر)

### تحقیقاتی ٹریبونل میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان کے متعلق مزید وضاحت

تحقیقاتی ٹریبونل میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸ جولائی کو جو بیان دیا تھا اور جس کا ایک حصہ یکم اگست ۱۹۷۴ء کے اخبارات میں شائع ہوا ہے اس کے متعلق ہم نے یکم اگست ۱۹۷۴ء کے الفضل میں یہ وضاحت شائع کی تھی کہ اخبارات نے اوّل تو حضرت امام جماعت احمدیہ کا مکمل بیان شائع نہیں کیا ہے دوسرے جو ادھورا حصہ انہوں نے شائع کیا ہے وہ سو فیصد درست نہیں ہے اس سے مراد یہ تھی کہ شائع کردہ بیان کے بعض حصے تو درست ہیں لیکن بعض درست نہیں ہیں کیونکہ مختلف اخباروں کے شائع کردہ بیان میں باہم پوری پوری مطابقت نہیں ہے بلکہ بعض باتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اسی لئے ہم نے لکھا تھا کہ جو حصہ اخباروں نے شائع کیا ہے اسے سو فیصد درست قرار نہیں دیا جا سکتا یعنی جہاں بعض باتیں درست ہیں وہاں بعض درست نہیں ہیں ٭

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ ظہور ۱۳۵۳ھ

# مامورین الٰہی کا واحد چارۂ کار

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس تاریخی حقیقت کا متعدد پیرائے میں بار بار ذکر کیا ہے کہ اُس نے اصلاحِ خلق اور لوگوں کی بہتری و بھلائی کے لئے جتنے بھی رسول دنیا کے مختلف علاقوں میں بھیجے ان سب کی ہی لوگوں نے مخالفت کی اور نہ صرف مخالفت کی بلکہ ان کا مضحکہ اڑایا اور ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک روا رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لوگوں کی اِس روش پر اللہ تعالےٰ نے غایت درجہ افسوس کا اظہار کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ○ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

پھر مخالفت اور ایذاء رسانی بھی اتنی شدید ہوتی رہی کہ بعض مامورین کے خلاف تو ان کی قوم کا ایک مخصوص طبقہ یک زبان ہوکر درپے آزار ہوجاتا تھا۔ روشن دلائل اور درخشندہ نشانات کا ان پر سرے سے کوئی اثر ہوتا ہی نہ تھا اور ان میں سے کوئی ایک فرد بھی تو ایسا نہ ہوتا تھا جو حق و انصاف کی تائید پر آمادہ ہوسکے۔ ہر طرف سے یہی چیخ و پکار سُننے میں آتی تھی کہ اسے آگ میں جھونک کر بھسم کردو۔ اور اگر یہ نہیں تو اس سے یکسر قطع تعلق کرکے اسے جھکنے اور حق کی اشاعت سے باز آنے پر مجبور کردو یا پھر یہ کہ اسے اپنے درمیان سے نکال باہر کرو تا یہ اپنے نئے مسلک سے باز آکر ہمارے باپ دادا کے مسلک کی طرف واپس لوٹ آئے۔ یہ چیخ و پکار اور یہ شور و غل اتنا شدید ہوتا تھا کہ بعض مامورینِ الٰہی بڑی ہی حسرت اور افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ گیا ان میں ایک بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے جو اُن محکم دلائل اور روشن نشانوں سے فائدہ اٹھا سکے جو ہم ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایسی ہی صورتِ حال حضرت ہُود علیہ السلام کو بھی پیش آئی تھی اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگئے تھے کہ:۔

اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ○ (ھود آیت ۷۹)
کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے؟

ایسی حالت میں مامورینِ الٰہی اور ان کے قلیل التعداد انتہائی کمزور اور بے بس و لاچار متبعین کا ایک ہی چارۂ کار ہوتا تھا کہ وہ اپنی بے بسی اور بے کسی پر نظر کرتے ہوئے اپنے بھیجنے والے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کے حضور میں اور زیادہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ جھکیں اور اُس کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ وہ ان لوگوں کے دل بدل دے اور خود ان کی حق کی طرف رہنمائی کرے تا وہ حق کو پہچانیں اور اسے قبول کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں اور اس طرح وہ خود ان کے شر سے محفوظ ہوجائیں۔ چنانچہ جب ہُود علیہ السلام کو ایسی ہی پیچیدہ اور مایوس کن صورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا اور ان کے وعظ و نصیحت اور تبلیغ کا کسی ایک پر بھی اثر نہ ہوا اور کسی ایک کا بھی دل نہ پسیجا تو انہوں نے اُس وقت جو کچھ کہا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ
شَدِیْدٍ ○ (ھود آیت ۸۱)

ترجمہ:۔ اُس نے (یعنی ہودؑ نے) کہا کاش مجھے تمہارے مقابلہ میں (کسی قسم کی) قوّت حاصل ہوتی۔ اب یہی صورت ہے کہ مَیں ایک زبردست جائے پناہ کی طرف جھکوں (یعنی خدا تعالیٰ سے تمہارے شر سے بچنے کے لئے دعا کروں)۔

بے بسی اور بے کسی کے عالم میں حضرت ہودؑ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کی گھڑی آپہنچی۔ چنانچہ حضرت ہُود علیہ السلام اور ان کے متبعین کو دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے والوں کا جو انجام ہوا، اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں اس کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنے بھی مامور دُنیا میں آئے اُن کے پاس خدا تعالیٰ کا عطا کردہ ایک ہی ہتھیار ہوتا تھا جس کے ذریعہ وہ بے زر اور بے زور اور یکہ و تنہا ہونے کے باوجود اپنے طاقتور اور بلحاظ تعداد اَن گِنت مخالفین پر غالب آئے اور وہ ہتھیار تھا دعا کا۔ انتہائی مؤثر اور کارگر ہتھیار۔ جتنے زیادہ انہیں دُکھ دئے جاتے تھے اور جتنے زیادہ انہیں آزار پہنچانے کے نت نئے طریقے ایجاد کئے جاتے تھے اور انہیں کالعدم کرنے کے جتنے زیادہ منصوبے باندھے جاتے تھے وہ انہیں صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے تھے۔ وہ اگر فریاد کرتے تھے تو رات کے اندھیروں میں اپنے بھیجنے والے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کے حضور ہی کرتے تھے۔ وہ اپنی راتیں اُس کی جناب میں گریہ و زاری سے دُعائیں کرنے اور اُس سے تائید و نصرت طلب کرنے میں گزارتے تھے۔ ان کی یہ دعائیں ہی تھیں جو جنابِ الٰہی میں مقبول ہوکر حالات کا رُخ پھیرنے اور دنیا کا نقشہ بدلنے کا موجب بنتی تھیں۔ خدا تعالےٰ جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں ان کی خاطر عجائب کام دِکھلاتا تھا اور مخالفین کے منصوبوں کو توڑ کر ان کی غالب اکثریت اور بے انداز قوت و طاقت کے باوجود انہیں ناکامی و نامرادی سے ہمکنار کر دِکھاتا تھا اور جو رُوحانی انقلاب وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ برپا کرنا چاہتا تھا اسے معجزانہ طور پر منصّہ شہود پر لے آتا تھا۔

نادان دشمن الزام لگاتا ہے کہ نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ تلوار کے بل پر عرب میں انقلاب برپا کیا لیکن اسے کیا معلوم کہ یہ نتیجہ تھا انتہائی مظلومی اور بے کسی کے عالم میں کی گئی۔ ان مناجاتوں اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اُن دعاؤں کا جو آپؐ نے نوعِ انسان کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنے قادر و عزیز خدا کے حضور مانگیں اور مانگتے چلے گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے محیّر العقول انقلاب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پُشتوں کے بگڑے ہُوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہُوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہُوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بےکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ“ (برکات الدعا ص۱۰)

حقیقت یہی ہے کہ جتنے بھی مامور دنیا میں آئے ان کا اور اُن کے قلیل التعداد متبعین کا اپنے کثیر التعداد اور طاقتور مخالفین کے مقابلہ میں واحد چارۂ کار دعا ہی ہوتی تھی۔ دعا ہی کے بل پر وہ مخالفین کے انتہائی خطرناک منصوبوں اور ارادوں کے علی الرغم اپنے مشن میں کامیاب و بامراد ہوئے اور شیطان اور اسکے مکائد کو ناکام بنا کر دنیا میں انقلاب برپا کرنے میں فائز المرام قرار پائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# مقاصدِ اسلام

## سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے

"اسلام آیا ہے تاکہ نقصان کے گڑھے سے لوگوں کو نکالے اور تقدس کے احاطہ میں پہنچا دے اور سعادت کے مقام تک رہنمائی کرکے غافلوں کو اس دھمکی سے کوفتہ کرے کہ قطع تعلق کی کارروائیں تیار ہیں۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۲)

دین اسلام .... دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے اول ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقع موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لیکر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گذاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۹)

"اسلام کا .... مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اور مقصد یہ ہے کہ انسان وہ بخدا ہو جائے وہ بدنیا نہ رہے اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ دوم حقوق العباد حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔" (لیکچر لدھیانہ صفحہ ۴۳)

"خدا تعالیٰ نے تو اس دین کا نام اسلام اس غرض سے رکھا ہے کہ تا انسان خدا تعالیٰ کی عبادت نفسانی اغراض سے نہیں بلکہ طبعی جوش سے کرے کیونکہ اسلام تمام اغراض کے چھوڑ دینے کے بعد رضا بقضا کا نام ہے۔ دنیا میں بجز اسلام کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے یہ مقاصد ہوں۔" (نور القرآن حصہ دوم صفحہ ۶۶)

"مذہب اسلام کے تمام احکام کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ حقیقت جو لفظ اسلام میں مخفی ہے اس تک پہنچایا جائے اسی غرض کے لحاظ سے قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۶)

"اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہٗ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پاوے اور ان گناہوں سے جن میں یہ وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پاوے یہ عظیم الشان مقصد انسان کا تھا اور ہے اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

"اسلام تو دنیا میں اس لئے آیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دنیا کو ایک ایمان اور یقین پیدا ہو اور اس کی توحید پھیلے۔ وہ ایسا مذہب ہے کہ کوئی کمزوری اس میں پائی نہیں جاتی اور نہیں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ ہی کو وحدہٗ لاشریک قرار دیتا ہے کسی دوسرے میں یہ خصوصیت تسلیم کی جاوے تو یہ اللہ تعالیٰ کی کسر شان ہے اور اسلام اس کو روا نہیں رکھتا۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

"اسلام ہر ایک قوت کو اپنے محل پر استعمال کرنے کی ہدایت دیتا ہے پس یہ کبھی کوشش مت کرو کہ تمہارے قویٰ جاتے رہیں بلکہ ان قویٰ کا صحیح استعمال سیکھو۔" (الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۶ء)

"اسلام کا اصل مقصد اور روح باقی نہیں رہی اس کا مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اور مقصد یہ ہے کہ انسان وہ بخدا ہو جاوے۔ وہ بدنیا نہ رہے اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں اول حقوق اللہ۔ دوم حقوق العباد حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور ان تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کرکے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا میں گذرے ہیں اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہیں ان کی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنی ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں ........ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

یعنی لوگوں سے کہہ دے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (پیغام صلح صفحہ ۲۶-۲۷)

(مرتبہ: سلطان احمد پیر کوٹی)

## قرآن کریم کا مقصد سارے زمانہ کی اصلاح تھی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم کی ضرورتیں تھیں سارے زمانہ کی اصلاح۔ قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا، انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا۔ تاشرعی حدود اور احکام کیساتھ مرحلہ طے ہو۔ اور پھر باخدا انسان بنانا گو یہ لفظ مختصر ہیں۔ مگر ان کے ہزارہا شعبے ہیں۔ چونکہ یہودیوں، طبعیوں، آتش پرستوں اور مختلف اقوام میں بدروشنی کی طرح کام کر رہی تھی اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باعلام الہی سب کو مخاطب کر کے فرمایا! یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (پ ۹)

اسلئے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا۔ جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں۔ اور ان تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف اوقات میں مختلف نبیوں کے ذریعے زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غانا کے اپر ریجن کی سالانہ کانفرنس کی مختصر روئداد

## دعاؤں اور نمازوں کا روحانی ماحول، مالی قربانیوں کا شاندار مظاہرہ

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی وا (غانا) کے ایک ٹیچر مکرم ایم اے لطیف شاہد نے اپنے خط مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۷۴ء میں وا (غانا) کے مقام پر جماعت احمدیہ کی ریجنل سالانہ کانفرنس کی مختصر رپورٹ ارسال کی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مغربی افریقہ کے ملک غانا میں جماعت احمدیہ کا قیام کوئی نصف صدی قبل عمل میں آیا تھا۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تنظیم اس ملک میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ اور اہل غانا لاکھوں کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہو کر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مہم میں بدل و جان سینہ سپر ہیں۔ غانا کی جغرافیائی تقسیم کے مطابق اس ملک میں جماعتی تنظیم بھی مختلف ریجنوں میں منقسم ہے اور جہاں پر ملکی سطح پر سالانہ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں افریقی باشندے جوق در جوق شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ وہاں پر ہر ریجن کے احمدی اپنی اپنی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کر کے مسابقت کی روح کے مطابق قربانیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا ایمان افروز مظاہرہ کرتے ہیں۔

اس سال بھی حسب معمول اپر ریجن کی سالانہ کانفرنس ریجن ھذا کے ہیڈ کوارٹر "وا" کے مقام پر منعقد ہوئی "وا" غانا کے شمالی علاقہ میں ایک اہم مقام ہے اور غانا میں جماعت احمدیہ کے مرکز سالٹ پانڈ سے کوئی سوا چار سو میل کے فاصلہ پر شمال میں واقع ہے۔ "وا" کے مقام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں پر جماعت احمدیہ کی ملک بھر میں سب سے بڑی مسجد تعمیر شدہ ہے اور احمدیوں کی تعداد بھی دوسرے علاقوں کی نسبت سے زیادہ ہے۔ اس شہر کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں پر نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کے زیر اہتمام ایک گرلز اکیڈیمی قائم ہے۔ جو ملک بھر میں واحد ادارہ ہے جہاں طالبات کے لئے غیر مخلوط اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہے۔ اس ادارہ کی پرنسپل [illegible] قریشی ہیں۔ جو پنجاب یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔

[illegible] سال ہے [illegible] سے ۱۶ مارچ ۱۹۷۴ء تک منعقدہ اس کانفرنس میں دو ہزار سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ اس سہ روزہ کانفرنس کی کارروائی کل سات اجلاسوں پر مشتمل تھی۔ جماعت احمدیہ غانا کے جنرل سیکرٹری جناب مسعود جمال جانسٹن بطور نمائندہ امیر جماعتہائے احمدیہ غانا کے شریک ہوئے۔ علاوہ دیگر مقررین کے غانا کے لوکل مبلغین مکرم مولوی یوسف یاسین صاحب فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ پاکستان۔ مکرم معلم مومن الحسن صاحب مکرم معلم عبد السلام صاحب۔ مکرم سفیان الحاجی محمد صاحب، مکرم معلم ابوبکر عمر صاحب مکرم معلم سعید و آدم صاحب مکرم ایم اے سعید وغیرھم نے علمی اور تربیتی تقاریر کیں۔ جنہیں پورے انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نے اس موقع پر ایک نہایت دلچسپ دینی اور اسلامی معلومات پر مشتمل ڈائیلاگ کا [illegible] کیا جو نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کی دلچسپی کا بھی باعث ہوئی۔

اس کانفرنس کے بابرکت موقع پر حاضرین نے مالی قربانی کا بھی نہایت شاندار مظاہرہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ۱۴۰۰۰ (چودہ) ہزار سیڈیز (پاکستانی قریباً سوا لاکھ روپیہ) کی رقم جمع ہو گئی۔ اس طرح جوبلی فنڈ کے وعدہ جات میں بھی یہ ریجن خدا تعالیٰ کے فضل سے غانا کے دوسرے ریجنوں پر سبقت لے گیا۔ الحمد للہ علی ذالک

اس کانفرنس کی امتیازی شان نمازوں اور دعاؤں کا ماحول تھا جس سے سبھی حاضرین متاثر دکھائی دیتے تھے۔ علاوہ پانچوں باجماعت نمازوں کے نماز تہجد کی ادائیگی ایک روحانی کیفیت پیدا کرتی تھی۔ اس کانفرنس کے اختتام پر پرسوز اجتماعی دعا کے بعد تمام احمدی بھائی اپنے اپنے شہروں کو بخیر و خوبی واپس ہوئے

# تحریک "وقف زندگی" میں حصہ لینے کی ضرورت

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر استاذ الجامعہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ وہ دن تھے۔ جبکہ سلسلہ حقہ کی مخالفت زوروں پر تھی۔ سیاسی، مذہبی اور سیاسی جماعتیں حتی کہ اس وقت کی حکومت پنجاب بھی جماعت کو بیخ و بن سے ہلا دینے کے بے نیل مرام خواب دیکھ رہی تھی۔ قادیان کے مقامی ہندو، سکھ، مسلم مقامی طور پر سخت مخالفت کر رہے تھے۔ احرار یہ سمجھتے تھے کہ بس اب موقع ہے۔ اس کے بعد کبھی ایسے سازگار حالات ہاتھ نہ آئیں گے۔ جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے لئے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ابھی کر لو پھر یہ "سنہری" موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

لیکن مہدی مسعود اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولوالعزم خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انہی پرخطر حالات میں جماعت احمدیہ کو خدمت و اشاعت اسلام کیلئے، تراجم قرآن مجید کی اشاعت اور بیرونی ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے ایک الہامی تحریک میں شرکت کیلئے ارشاد فرمایا جس کا نام "تحریک جدید" ہے۔

اس بابرکت تحریک کو خدا تعالیٰ نے تھوڑے ہی عرصہ میں "ثمار آور" کیا کہ دنیا کے بیسیوں ممالک میں اس کے نتیجہ میں لاکھوں نفوس کی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ ۲۵۰ سے زائد مساجد تعمیر ہوئیں۔ بیسیوں تبلیغی سنٹر تعمیر ہوئے سکول اور کالج کھولے گئے ہسپتالوں کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سینکڑوں خاندانوں نے اپنے جگر گوشے اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر دئے جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں افریقہ، امریکہ، یورپ اور ایشیا کے متعدد ممالک میں بے لوث قربانیاں دیں اور لوائے احمدیت ملک ملک میں لہرا دیا۔

یہ شاہزادے فاتحین و مجاہدین احمدیت جامعہ احمدیہ سے اکتساب نور علم کر کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل گئے اور اسلام کی صداقت اور برتری کا سکہ دنیا سے منوا لیا۔

جامعہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ یادگار ادارہ ہے۔ جس کی اساس اس لئے ڈالی گئی تا حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا مولوی برہان الدین رضی اللہ عنہ کے جانشین بکثرت سلسلہ میں پیدا ہوں اور تبلیغ دین متین کا کام زور شور سے جاری رہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ہر گھر سے کم از کم ایک بچہ تبلیغ اسلام کے لئے وقف کیا جائے۔ خود سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری اولاد اللہ کی راہ میں وقف کی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تحریک بھی فرمائی تھی کہ وہ بھی جو صاحب حیثیت ہیں۔ اس تحریک وقف زندگی میں حصہ لیں اور اسلام کی تبلیغ میں باقی جماعت کے پہلو بہ پہلو برابر کے شریک ہوں۔ مندرجہ بالا دونوں تحریکوں سے متعلق اب ہر احمدی گھرانہ غور کرے۔ اور دیکھے کہ وہ بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کی کس حد تک تعمیل کر رہا ہے؟

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

" دنیا اس وقت اسلام کی
آواز سننے کی منتظر ہے
اور اس کے لئے ہمیں ایسے
لوگوں کی ضرورت ہے جو
دین کی خدمت کیلئے آئیں
اور اپنی زندگیاں اس کام
کیلئے وقف کریں "

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

چند ہفتوں تک جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہونے والا ہے خوش نصیب نوجوان اپنی زندگیاں رضائے الٰہی کی جنتوں میں گذارنے کیلئے اپنے محبوب امام کے قدموں میں پیش کریں۔ اور اسلام کا علم بلند سے بلند تر اٹھانے میں باقی مجاہدین احمدیت کے ممد و معاون بنیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

---

درخواست دعا۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ کی بہو نصرت بیگم آجکل مشن ہسپتال مانگٹ پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کامل و عاجل شفا کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

(۸)

## مسل نمبر ۲۱۷۵۴

میں مجید احمد بشیر ولد چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مجید احمد بشیر۔ بیت الحبیب۔ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی (والد موصی) بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ موصی نمبر ۱۲۰۹۶
گواہ شد:۔ حنیف احمد محمود موصی ۲۰۹۳۲ بیت الحبیب جنوبی ربوہ

## مسل نمبر ۲۱۷۵۵

میں صادقہ پروین بنت چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی بالیاں وزنی ½ تولہ مالیت -/۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ صادقہ پروین بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی (والد موصیہ) بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد:۔ حنیف احمد محمود۔ وصیت نمبر ۲۰۹۳۲ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۱۷۵۶

میں امۃ الحفیظ نگہت زوجہ محمد شفیع صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/۸۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۱۶۲۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ نگہت۔ زوجہ محمد شفیع صاحب حلقہ فضل عمر ہسپتال مکان نمبر ۱۹/۴۸ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع (خاوند موصیہ) ربوہ گواہ شد:۔ سید تنویر شاہ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۱۷۵۷

میں محمد شریف ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم چہل جٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان واقع دارالبرکات ربوہ۔ قیمت اندازاً -/۹۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۷ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت و پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت ۱/۳/۷۴ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف خادم مسجد مبارک۔ محلہ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالواحد محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد جمیل ولد محمد الدین صاحب کارکن دفتر محاسب ربوہ

# اسلام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں سینکڑوں ممالک ہیں اور ان ممالک میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان تمام ممالک میں رہنے والے لوگوں تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچانے اور اس پیغام کو پہنچانے کیلئے جو آخری زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھیجا اور اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کے لئے ہمیں سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔"

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء)

احباب جماعت کو علم ہے کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرکز احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم ہے جہاں سے نوجوان تعلیم حاصل کرکے دنیا میں خدا تعالیٰ کا کلام پہنچاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ جو نوجوان اپنی زندگی اس کام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# خدام الاحمدیہ۔ اعلیٰ درجہ کا نیک نمونہ قائم کریں

خدام الاحمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نیک نمونہ قائم کریں۔ اور اسلامی اقدار کو آنے والی نسلوں تک پہنچائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ارشادات میں خدام کو بڑی وضاحت سے اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنے اعلیٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے۔ اسلام اپنی ذات میں تو کامل مذہب ہے لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ شربت کے لئے بھی گلاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی روح کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے گلاس کی ضرورت ہے اور ہمارے خدام الاحمدیہ وہ گلاس ہیں جن میں اسلام کی روح کو قائم رکھا جائے گا اور ان کے ذریعہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے گا۔" (الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء)

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# قائدین کرام توجہ فرمائیں

ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# تکبر اور خود بینی سے بچنا چاہیئے اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے

## استغفار دراصل ایک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بشری کمزوریوں کو ڈھانپ دے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۷؍ نومبر ۱۹۶۷ء کو خطبۂ جمعہ میں استغفار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"اس وقت میں اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فرد واحد کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری کوشش کے ساتھ اور پوری ہمّت کے ساتھ تکبّر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے۔

ایک متکبّر اور خود بین انسان وہ ہے جو اپنی ذات میں کچھ کمال سمجھتا ہے اور کسی طاقت بالا سے کمال کے حصول کی احتیاج محسوس نہیں کرتا خود کو صاحب علم جانتا ہے اور وہ جو علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے غافل رہتا ہے اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں منور ہے اور وہ جو زمین و آسمان کا نور ہے اس سے روشنی کے حصول کا خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور خود کو طاقتور سمجھتا ہے اور وہ جو قادر و توانا ہے اس سے طاقت حاصل کرنے کے لئے اسلام نے جو ذرائع بتائے ہیں ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ یہ تکبّر انسان اپنے جذبات اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایک جہنّم پیدا کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ ذَالِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بتلاؤ بہشت کے باغ اچھے ہیں یا زقوم کا درخت جو ظالموں کے لئے ایک بلا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنّم کی جڑ میں سے نکلتا ہے یعنی تکبّر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے یہی دوزخ کی جڑ ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے جیسا کہ شیطان کا سر۔ شیطان کے معنی ہیں ہلاک ہونے والا۔ یہ لفظ شیط سے نکلا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اس کا کھانا ہلاک کُن ہے۔ تو جہنّم کی جڑ تکبّر اور خود بینی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ان آیات میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ تو کوئی شخص ایک ہی وقت میں متکبّر اور جنتی نہیں بن سکتا کیونکہ جس کے دل سے زقوم کا درخت نکلے، جس کے دل اور جس کی روح میں دوزخ اور جہنّم پرورش پا رہی ہے اس کے لئے جنّت کے دروازے کیسے کھولے جا سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں وہ انسان ہوتے ہیں جو اپنے نفس کو پہچانتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انسان ایک بشر ہے اور ساری بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسان کی فطرت بدی کی طرف مائل ہوتی ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم محض اپنی کوشش اور اپنے زور سے اپنے نفس کی اس رنگ میں اصلاح نہیں کر سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دُور ہونے سے بچ جائے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ فی ذاتنا ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں، اس لئے ایسا شخص اپنی فطرت کو کمزور پاتے ہوئے اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں مَیں نے ہر کمال اللہ تعالیٰ کی کامل ذات سے حاصل کرنا ہے میرے اندر کوئی قدرت اور طاقت نہیں مَیں نے سب طاقتیں طاقتوں کے منبع سے حاصل کرنی ہیں، میرے اندر کوئی علم نہیں وہ جس کے علم نے ذرّہ ذرّہ کا احاطہ کیا ہُوا ہے اسی سے مَیں نے علم کو حاصل کرنا ہے اور میرے اندر کوئی نور نہیں جب تک میرا آسمانی باپ میرے لئے نور اور روشنی کے سامان پیدا نہ کرے تب وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔

استغفار کے صحیح معنی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ اس کی بشری اور فطری کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ ڈھانک دے اور دبا دے اور وہ اُبھریں نہ!!! اور ظاہر نہ ہوں۔ تو ایسا شخص جو اپنی فطرت کو اور اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اس کی فطری کمزوریوں کی معرفت رکھتا ہے وہ محض تکبّر کو جہنّم کی جڑ سمجھتا ہے اور جنّت اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بے نفسی کی زندگی گزارتا ہے وہ ہر وقت اپنے ربّ کے حضور جھکا رہتا ہے اور ہر آن اس سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اے میرے رب! میرے اندر کوئی کمال نہیں تو میری استعداد کے مطابق مجھے کمال دے میرے اندر کوئی روشنی نہیں لیکن مَیں روشنی سے محبت رکھتا ہوں تو نور کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ مَیں جاہل ہوں علم کا کوئی دعویٰ نہیں رکھتا لیکن اس یقین پر قائم ہوں کہ تو ہر علم کا سرچشمہ ہے اس چشمہ سے مجھے سیراب کر۔ اور جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جائے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۶؍ فروری ۱۹۷۱ء صٓ۳، صٓ۴)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

---

### اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اس دعا میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت سے ہے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت سے ہے۔

حضور نے واضح فرمایا جہاں تک صفتِ رحمانیت کی پیروی کا تعلق ہے دو بُرائیاں ایسی ہیں جو انسان پر رحمانیت کا رنگ چڑھنے میں روک بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک بُرائی ریاء ہے اور دوسری تکبر۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کی دعا ریاء سے بچاتی ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی دعا سے تکبر کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ ان دو بُرائیوں کا خاتمہ ہونے کے نتیجہ میں انسان کو صفات الٰہیہ اور علی الخصوص صفتِ رحمانیت کا عرفان حاصل ہونے لگتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے جلووں کا مشاہدہ کرنے کے قابل بن جاتا ہے اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے رنگ میں رنگین ہونے لگتا ہے جس کی رُو سے خدا تعالیٰ انسان کے وجود میں آنے اور اس کی طرف سے کوئی عمل اور کوشش شروع ہونے سے قبل ہی اس کی ضرورتوں اور احتیاج کو پورا کرنے کے سامان کرتا ہے۔ اسی طرح جب انسان اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا مانگتا ہے تو دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کا واسطہ دے کر اس سے التجا کرتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس کی مقدور بھر کوششوں کی خامیوں کو دُور کر کے اسے منزلِ مقصود پر پہنچا دے۔ اس سے انسان کو خود اپنے پر صفتِ رحیمیت کا رنگ چڑھانے کی توفیق ملتی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ان آیات میں ہمیں تین دعائیں سکھائی گئی ہیں اوّل یہ کہ ہم تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات کی پیروی کرنے والے ہوں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ریاء اور تکبر سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی صفتِ رحمانیت کے جلووں سے نوازے اور تیسرے یہ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں اور استعدادوں کو استعمال کرتے ہوئے کوئی مجاہدہ کریں تو وہ خود ہماری رہنمائی فرمائے اور ہماری خامیوں اور کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں منزلِ مراد تک پہنچا دے۔

---

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۲۵